اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پاکستان

مدیر اعلیٰ صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہرصورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

اگر آپ نے ابھی تک نئے سال کا چندہ نہیں بھیجا تو جلد ارسال کریں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ کا رسالہ ماہنامہ ''فیض عالم'' اپنی اشاعت کے ۲۷ سال پورے کرنے کو ہے آپ کے نام ایک عرصہ سے رسالہ ہر ماہ باقاعدگی سے حاضر ہوتا ہے اس کمر توڑ مہنگائی نے جہاں غریب و متوسط طبقہ کا جینا محال کر دیا ہے۔ وہاں آپ کے اس رسالہ کی اشاعت کو بھی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ دردمندانہ اپیل ہے کہ اپنے اس رسالہ کی اشاعت کو جاری رکھنے کے لیے اپنا چندہ و سابقہ بقایا جات پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں۔ کیا رسالہ آپ تک پہنچتا ہے؟ جواب دینا آپ کے شان کے لائق ہے ضرور شفقت فرمائیں۔

والسلام محمد فیاض احمد اویسی مدیر ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور۔ 03006821704

رواں برس سیلفی (فوٹو بازی) لینے کی کوشش میں 12 افراد جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے

(ایکسپریس نیوز رپورٹ جمعرات 24 ستمبر 2015)

''سیلفی (فوٹو بازی) کے باعث مرنے والوں کی وجہ خطرناک مقامات پر کھڑے ہوکر سیلفی (فوٹو) لینا ہے''

واشنگٹن۔سیلفی اب صرف ایک تصویر کا اسٹائل ہی نہیں بلکہ جنون کی حد تک لوگوں کے سروں پر سوار ہے اور اکثر لوگ خطرناک مقامات پر سیلفی (فوٹو) لینے کی کوششوں میں اپنی جان تک گنوا بیٹھے ہیں جب کہ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ میں بھی سیلفی لینے کی کوششوں مرنے والوں کی تعداد رواں برس شارک مچھلی کے حملے میں مرنے والوں سے بھی زیادہ بتائی گئی ہے۔

بچے سے لے کر بڑے اور یہاں تک کہ بوڑھے سب ہی اس سیلفی کے مرض میں مبتلا ہیں اور اس کے سحر میں کچھ اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ سیلفی (فوٹو) لینے کے لئے نہ ہی وقت دیکھا جاتا ہے اور نہ جگہ، چاہے بس اسٹینڈ، شاپنگ مال، کوئی تفریحی مقام ہو یا کوئی ہوٹل، دوستوں کے ساتھ ہوں یا فیملی کے ساتھ بس موبائل نکالا اور سیلفی (فوٹو) لینا شروع ہو جاتے ہیں لیکن اس جنون نے اب تک کئی افراد کی جان لے لی ہے۔

غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے رواں سال شارک مچھلی کے حملوں میں اتنے افراد نہیں مارے گئے جتنے سیلفی (فوٹو) لیتے ہوئے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔رپورٹ کے مطابق رواں سال سیلفی لیتے ہوئے 12 افراد اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور شارک کے حملوں میں صرف 8 افراد ہلاک ہوئے جب کہ سیلفی کے باعث مرنے والوں کی وجہ خطرناک مقامات پر کھڑے ہوکر سیلفی (فوٹو) لینا ہے۔

واضح رہے کہ گزشتہ دنوں بھارت میں تاج محل پر سیلفی لیتے ہوئے ایک سیاح سیڑھیوں سے گر کر ہلاک ہوا جب کہ روس میں سیلفی (فوٹو بازی) کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے باقاعدہ طور اس حوالے سے مہم چلائی گئی تھی جس میں لوگوں کو خطرناک مقامات پر سیلفی لینے سے خبردار کیا گیا تھا۔

فائدہ: فوٹو بازی کے دنیا و آخرت میں بہت زیادہ نقصانات ہیں، اہلِ اسلام کو اس عمل سے خود کو اور اپنی اولاد کو بچانا چاہیے۔

صفر المظفر میں اولیاء کاملین کے اعراس کی تقاریب شرعی آداب سے منائیں۔خرافات، میلے ٹھیلے، مخلوط اجتماعات (مرد، عورتوں) کے خلاف عملی جہاد کریں۔

ماہ صفر المظفر کی چند اہم شخصیات

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برصغیر پاک و ہند کو جن محبوبانِ خدا نے اپنے وجودِ مسعود سے مشرف کیا ان میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بلند و بالا ہے۔ بادشاہانِ اسلام نے اس سرزمین کو فتح کیا اور اولیاء کرام نے لوگوں کے قلوب کو، فتح اسلام کی ترویج و اشاعت میں حکومتوں کو اتنا دخل نہیں جتنا اولیاء کرام محبوبانِ خدا کی کرامات اور ان کی نگاہِ فیض کا اثر ہے۔ سچ ہے کہ

''اسلام تیر و تلوار سے نہیں بلکہ غلامان مصطفیٰ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہِ کرم سے پھیلا ہے''

حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم صوفی بزرگ ہیں جنہوں نے گمراہی اور ہدایت سے بھٹکے ہوؤں کو سچے مذہب اسلام میں داخل فرمایا۔

نام و نسب آپ کا نام سیّد علی اور کنیت ابوالحسن ہے، والد گرامی کا نام عثمان ہے، آپ کا سلسلۂ نسب حضرت زید بن امام حسن بن علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے ''جلاب'' اور ''ہجویر'' افغانستان غزنی کے قریب دو مقام ہیں (جہاں آپ کی رہائش تھی) کی وجہ سے آپ کو جلابی اور ہجویری کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد لاہور میں مستقل اقامت اختیار فرمائی تو لاہوری کہا جانے لگا ''گنج بخش'' اور ''داتا'' کے لقب سے آپ بہت زیادہ معروف ہیں۔

ولادت حضرت داتا گنج بخش کا سن ولادت صحیح متعین نہیں ہو سکا ان کی اپنی تحریروں میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ بعض مورخین نے ۴۰۰ھ لکھا ہے، یہ حضرت سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کا دور تھا، سلطان محمود کا شہرہ شرق و غرب میں تھا اس کی افواج نے ہر جگہ فتح حاصل کر لی تھی اور زمانہ بھر کے علماء و مشائخ عظام، حکماء غزنی میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے والد گرامی نہایت خدا رسیدہ انسان تھے، عالم باعمل صوفی باصفاء تھے وہ بھی غزنی آ گئے۔

تعلیم اور سیر و سیاحت حضرت داتا صاحب نے ابتدائی تعلیم غزنی میں حاصل کی اور زمانہ کے مقتدر جید علماء و فضلاء سے علوم و فنون حاصل کئے۔ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد سیر و سیاحت کا شوق دامنگیر ہوا تو مشہور بلادِ اسلامیہ کا سفر کیا ترکستان، شام، ایران اور عراق کے اکثر شہروں کی سیر کرتے ہوئے خراسان، آذربائیجان وغیرہ میں آپ کے قیام کا ذکر ملتا ہے۔ اس سیر و سیاحت کے سفر میں علماء کرام و صوفیاء عظام کی صحبتیں اختیار کیں اور ان سے علمی و روحانی فیض حاصل کیا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری اور شیخ ابوالقاسم گرگانی جیسے یگانۂ روزگار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اکتسابِ فیض بھی کیا۔

سلسلۂ طریقت ﴿آپ نے سلوک کی منزلیں اور طریقت کے مدارج حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن سرخسی ختلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے طے کیں اور ان کے مرید ہوئے۔ان کا سلسلہ طریقت منبع ولایت حضرت امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

لاہور میں آمد اور سلسلۂ تبلیغ ﴿اپنے مرشد گرامی کے حکم سے آپ لاہور آئے تو خلقِ خدا کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک مسجد ومدرسہ تعمیر فرما کر حلقۂ درس کا آغاز فرمایا۔ وعظ وتبلیغ فرماتے ،طالبانِ حق کو راہ ٔ ہدایت دیکھاتے ،غیر مسلموں کو دینِ حق اسلام کی برکتیں بتاتے ،آپ کی نگاہ ٔ کرم سے ہزاروں غیر مسلموں نے سچے مذہب اسلام کی آغوش میں پناہ لی۔ بے شمار لوگ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوکر عبادت وریاضیت کی لذت سے آشناء ہوئے ،آپ مخلوقِ خدا کا مرجع بنے ،لاکھوں پریشان حال اور حاجت مند اپنی آرزوئیں لیکر آتے مرادیں پاتے ،آپ کا فیض جاری تھا جو آتا دامنِ مراد پُر کر کے جاتا ،اسی فیض کی بدولت ''داتا گنج بخش'' کا لقب زبانِ زد عام وخاص ہوا۔آپ کی تبلیغ صرف لاہور تک محدود نہ تھی بلکہ آپ نے اپنے مریدین کو شہر شہر،قریہ قریہ تبلیغ دین کے لیے روانہ فرمایا، پورے ہند میں آپ کے علمی وروحانی فیضان کا چرچا ہونے لگا عوام وخواص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے دامن مرادوں سے بھر کر جاتے ۔ لاہور کا نائب حاکم ''راجو'' آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا آپ نے اس کا نام شیخ ہندی رکھا۔لاہور میں (۲۴) چوبیس سال کے عرصہ میں حضرت داتا بخش نے لاکھوں بندگانِ خدا غلامی رسول ﷺ میں شامل کئے۔

وصال شریف ﴿حضرت سیّدنا علی بن عثمان جلابی ثم ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ''سفینۃ الاولیاء''میں حضرت دارشکوہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال باکمال ۴۵۴ھ یا ۴۶۴ھ ذکر کرتے ہیں۔علامہ غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ''خزینۃ الاولیاء''میں حضرت سیّدنا علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ وصال ۴۶۴ھ یا ۴۶۶ھ بتاتے ہیں،بعض کے نزدیک حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال باکمال ۴۶۵ھ یا ۴۶۹ھ کو ہوا۔

داتا کا فیض جاری ہے ﴿آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے فیض کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہیگا۔لاکھوں بندگانِ خدا آپ کے مزار پرانوار سے مرادیں پارہے ہیں۔ ہر دور میں سلاطین زمانہ ان کی چوکھٹ پر جبینِ نیاز جھکانے کو اپنے لئے اعزاز تصور کرتے ہیں۔سلطان ابراہیم غزنوی اور سلطان شمس الدین التمش نے اپنے ہاتھوں سے قرآن پاک لکھ کر مزار شریف کے نذر کیا۔(بزرگانِ دین،مطبوعہ لاہور)

سلطان الہند خواجہ غریب نواز کی حاضری ❁ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف پر اولیاءِ کاملین، سلف صالحین عقیدت واحترام سے حاضری دیتے رہے۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۵۸۰ھ میں آپ کے مزار پر چلہ فرمایا بے شمار روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے کے بعد اپنی عقیدت کا اظہار ان لفظوں میں کیا

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نور خدا　　　ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

❁ حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ❁

صفر ۱۹۸ھ، اکتوبر ۸۱۳ء میں حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا وہ حدیث شریف کے مشہور ومعروف محدث گزرے ہیں، علم وفضل کے میدان میں ان کا نام ثقہ راویوں میں لیا جاتا ہے۔

❁ حضرت اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ❁

صفر ۲۳۸ھ میں حضرت اسحاق ابن راہویہ کا وصال ہوا ان کی کنیت ابویعقوب، خراسان کا مشہور شہر مروان کا وطن تھا۔ حدیث کی طلب کے لئے مختلف سفر کئے۔ ان کی ذات سے حدیث نبوی کی بڑی اشاعت اور سنت نبوی (ﷺ) کا احیا ہوا، متعدد تصانیف لکھیں۔

❁ امام احمد نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ❁

نام ونسب ❁ آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن نام احمد بن شعیب بن یحییٰ بن سنان بن دینار نسائی ہے۔ ۲۱۵ھ میں خراسان کے مشہور شہر نسا میں پیدا ہوئے اور ماوراء النہر کا علاقہ جو ہمیشہ سے علم وفن اور اربابِ علم وکمال کا مرکز رہا ہے، تاریخ اسلام کے نامور سینکڑوں فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں، امام نسائی بھی اس خاک کے مایہ ناز فرزند تھے۔ آپ نے بہت سے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان، عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ میں علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ متعدد حج کئے، علماء معاصرین نے علم وفضل کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب کی شہرت ومقبولیت کی بناء پر حاسدین نے حسد سے کام لیا۔ آپ مصر کو چھوڑ کر فلسطین کے ایک مقام ''رملہ'' آ گئے تھے۔ صحاح ستہ کی مشہور کتاب ''سنن نسائی شریف'' کے آپ مصنف ہیں۔

انتقال ❁ ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں آپ کا انتقال مکہ مکرمہ میں صفا ومروہ کے درمیان ہوا۔ بعض روایات میں مکہ مکرمہ جاتے ہوئے رملہ کے مقام پر اور پھر وہاں سے آپ کی نعش مکہ شریف پہنچائی گئی۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صفر ۵۸۹ھ، فروری ۱۱۹۳ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا۔ بعلبک شام کا ایک شہر ہے جہاں کے والی نجم الدین کے گھر صلاح الدین ایوبی پیدا ہوئے۔ ۱۷ برس کی عمر میں سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں آئے، ۵۴۹ھ میں دمشق فتح کرنے کے لئے فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک ہوکر تلوار کے جوہر دکھائے۔ ۵۶۰ھ میں یروشلم کے بادشاہ اموری (AMAUORY) سے ٹکرائے "الملک الناصر" کا خطاب ملا۔ مصر کے فرمانروا رہے، شام کی حکمرانی کی، یروشلم، بیت اللحم اور کوہ زیتون پر قابض رہے۔ صلاح الدین کا نام عیسائی اور مسلمانوں میں صلیبی جنگوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے پوری عیسائی دنیا کے خلاف کامیاب جنگیں لڑیں، تمام عمر جہاد میں ختم کردی۔ آج مظلوم مسلمان اسی صلاح الدین ایوبی کو یاد کرتے ہیں کہ کب ایسے جوان آئیں گے کہ ہم آزاد ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں ۱۴ شوال المکرّم ۹۷۱ھ مطابق ۱۵۶۴ء شب جمعہ شیخ عبدالاحد کے گھر میں ہوئی۔ حضور سیّدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شیخ احمد فاروقی ہے۔ ۷ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا جبکہ ۱۷ سال کی عمر میں جملہ علومِ اسلامیہ عربیہ معقولات ومنقولات کی تعلیم سے فراغت پاکر اپنے والدگرامی کے ساتھ تدریس میں مشغول ہوگئے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہوئے۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

جہانگیر اکبر بادشاہ کا دور تھا اس کے وزیر نے آپ کے خلاف بھڑکایا۔ اکبر نے حاکم سرہند کو لکھا کہ وہ شیخ احمد کو لے کر حاضر ہو، آصف نامی وزیر نے کہا کہ سجدہ تعظیمی کریں آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ سر سوائے رب قدوس کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتا۔ آپ کو قید کرکے قلعہ گوالیار بھیج دیا گیا جہاں باغیوں کو رکھا جاتا تھا آپ نے جیل میں رشد وہدایت کا کام شروع کردیا۔ بے شمار گناہ گار لوگ گناہوں سے تائب ہوئے۔

وصال شریف ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء بوقت اشراق آپ کا وصال ہوا۔ شب وصال آپ نے جاگ کر گزاری۔ نماز فجر کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ آپ کے مکتوبات شریف اسلام کے علمی ودینی سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے جنہوں نے پورے عالم اسلام پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

(حضور سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے تفصیلات ''جہان امام ربانی'' مرتب ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باب المدینہ (کراچی) میں ملاحظہ کریں)

علامہ مولانا فضل حق خیر آبادی

مولانا فضل حق خیر آبادی ۱۲۱۲ھ، ۱۷۹۷ء کو خیر آباد میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی چار ماہ کچھ روز میں قرآن پاک حفظ کرلیا۔ ۱۳ برس کی عمر میں مروّجہ علوم کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔

ملازمت ۱۲۴۴ھ میں دہلی کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں ملازمت کی، رامپور میں محکمہ عدل وانصاف سے منسلک رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا، انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد دیا اور اس کے خلاف زبردست تحریک چلانے کی پاداشت میں آپ کو جزیرۂ انڈیمان میں قید کردیا گیا۔ آخر ایک سال نو ماہ ۱۹ دن قید میں رہ کر ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ، ۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا مزار مرجع خلائق اور زیارت گاہ ہے۔

حضرت غوث بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

برصغیر پاک و ہند میں مخدوم العالم حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلہ سہروردیہ کے موسس اعلیٰ اور بانی سمجھے جاتے ہیں، حسب ونسب کے اعتبار سے آپ اصل قریش تھے۔

ابتدائی حالات: آپ کے جد امجد حضرت کمال الدین علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ معظّمہ سے نقل مکانی کر کے خوارزم میں آ کر آباد ہو گئے، کچھ عرصہ بعد ملتان میں رہائش اختیار فرمائی۔ یہیں پر حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ہوئی۔ حضرت حسّام الدین تاتاریوں کے حملہ سے پریشان ہو کر ملتان کے مضافات میں آ کر قیام پذیر ہوئے تو حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی خانہ آبادی حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دخترِ نیک اختر سے ہوئی، ان کے بطن سے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۱۱۸۲ھ میں ہوئی، ابھی آپ بمشکل بارہ سال ہی کے تھے کہ آپ کے والد ماجد دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ شیخ نے علم وعرفان کا سلسلہ شروع کیا سات قرأتوں میں قرآنِ پاک حفظ کر کے خراسان کی طرف چلے گئے جہاں سات سال علومِ ظاہری و باطنی کے حصول میں گزارے۔ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے آپ بخارا پہنچے، آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصافِ باطنی و پاکیزہ عادات کی وجہ سے اہل بخارا

آپ کو بہاؤالدین فرشتہ کہا کرتے تھے۔

حجاز مقدس حاضری یہاں سے آپ نے حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا اور حضور نبی پاک ﷺ کے روضہ اقدس میں حاضری دی، یہاں شیخ کمال الدین یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور محدث تھے جنہوں نے نصف صدی سے مسجد نبوی میں درس حدیث دیا اور روضۂ رسولِ کریم ﷺ کے مجاور رہے۔ حضرت غوث بہاؤالحق نے ان سے سند حدیث لی اور تزکیہ نفس کے لئے پانچ سال بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مجاہدہ کیا۔

بیعت بعدازاں بیت المقدس اور بغداد کا سفر فرمایا۔ یہاں پر حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست بیعت ہوئے۔ اس کی تفصیلات بعض کتب تذکرہ میں بڑی صراحت کے ساتھ ملتی ہیں۔

ملتان آمد ''فوائد الفوائد'' میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرشد کی رفاقت میں ابھی سترہ دن ہی گزارے تھے کہ مرشد کریم کی طرف سے ساری روحانی نعمتیں اور عظمتیں عنایت مرحمت ہوگئیں، خرقۂ خلافت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے ہونہار مرید کو ملتان میں سلسلہ رشد و ہدایت جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ ملتان آتے ہوئے کئی دن آپ نے سرحد میں ایک پہاڑی پر قیام کیا اور گوشہ نشین ہوکر عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ چنانچہ اب بھی اُسے کوہ شیخ بودین بہاؤالدین کہتے ہیں۔ وہاں سے ملتان تشریف لائے۔ آپ کی تبلیغ کی بدولت ملتان و مضافات سندھ، بلوچستان کے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

وصال کا حال آپ کے وصال باکمال کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اپنے حجرہ عبادت میں ذکر و اذکار اور اد و وظائف میں مصروف تھے حجرہ کے باہر نورانی چہرہ والے ایک بزرگ ظاہر ہوئے، آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ صدرالدین کو ایک سرِ بمہر ایک لفافہ دیا انہوں نے وہ خط اپنے والدگرامی کی خدمت میں پہنچایا۔ اول تو وہ خط کے عنوان سے متحیّر ہوئے تھے باہر نکلے تو بزرگ کو غائب پاکر اور زیادہ متعجب ہوئے۔ حضرت غوث بہاؤالحق نے خط پڑھتے ہی اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور ایک صدا بلند ہوئی ''دوست بدوست رسید'' یعنی دوست اپنے دوست کے پاس پہنچا۔ آپ کے سن وصال میں اختلاف ہے۔ مختلف روایات کے مطابق ۶۶۲ھ یا ۶۶۳ھ، ۶۴۔ ۶۶۵ھ میں آپ کا وصال شریف ہے۔ ایک روایت کے مطابق ۱۷، صفر المظفر ۶۶۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۲۶۷ء میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ملتان میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ پٹھانوں کے جعفر خانی قبیلہ کے فرد ہیں ۔آپ کی ولادت ١١٨٤ھ، ١٧٧٠ء گڑ گوجی ضلع لورالائی کے مقام پر ہوئی ۔ آپ کے والد گرامی زکریا بن عبدالوہاب بن عمر بن خان محمد اور والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخا ہے ۔

تعلیم ۞ آپ نے حصولِ علم کے لئے کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں حاضر ہو کر مکمل عربی درسیات کی تعلیم حاصل کی ۔

بیعت ۞ دورانِ تعلیم ١٥ سال کی عمر میں حضرت قبلہ عالم نور محمد مہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چشتیاں شریف (ضلع بہاولنگر) کے مرید ہوئے جہاں آپ نے علومِ باطنی اور منازل سلوک طے کئے ۔حضرت مرشد کریم نے اپنے وصال سے دو دن قبل سلاسل عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی ،آپ پر مرشد کریم کی خاص نظر تھی ۔

تونسہ شریف میں آمد ۞ حضور قبلہ عالم کے وصال شریف سے چھ ماہ تک آپ مزار پرانوار پر معتکف رہے ۔بعدازاں تونسہ شریف میں خانقاہ کا قیام عمل میں آیا۔ زائرین طالبین طریقت، علماء کرام اور طلباء کے لیے ایک وسیع لنگر خانہ قائم فرمایا، وقت کے بہت بڑے متبحر عالم دین تھے لاکھوں گم گشتگان راہ کو راہ ہدیت پر لا کھڑا کیا ۔

وصال شریف ۞ ٧ صفر ١٢٦٧ھ کو طلوعِ فجر آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی ۔آپ کا عالیشان مزار تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے ۔

۞ فاتح مرزائیت حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ قدس سرہٗ ۞

نام ونسب اور ولادت ۞ آپ کا اسم گرامی مہر شاہ تھا جسے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مہر علی شاہ رکھا پھر چار دانگ عالم میں اسی نام سے مشہور ہوئے ۔آپ رمضان المبارک ١٢٧٥ھ، ١٨٥٦ء میں حضرت سیّد نذر الدین ابن حضرت سیّد روشن الدین کے گھر گولڑہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے ۔آپ کا سلسلہ حسب ونسب شہنشاہٗ بغداد سیّد الاولیاء حضرت سیّدنا الشیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی سے جا ملتا ہے ۔

تعلیم وتربیت ۞ آپ نے قرآن پاک اور فارسی وعربی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی کے ماموں حضرت پیر فضل الدین شاہ گیلانی کی نگرانی میں حضرت مولانا غلام محی الدین سے گولڑہ میں حاصل کی ۔درسیات کی تکمیل آپ نے حضرت مولانا سلطان محمود موضع انگہ شاہ پور سے کی ۔دورہ حدیث شریف کے لیے مولانا احمد علی سہارنپوری کے پاس ہندوستان تشریف لے گئے ۔

سلسلۂ بیعت ۞ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت سیّد پیر فضل الدین شاہ صاحب سے بیعت ہوئے انہوں نے خلافت سے

نوازا اور آپ کے وسعت ظرف اور اعلیٰ استعداد کے پیش نظر حکم دیا کہ کسی دوسرے شیخ کامل کی جستجو میں رہو۔ چنانچہ سیال شریف حاضر ہوکر حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ چشت اہل بہشت میں مرید ہوئے۔ انہوں نے اپنے وصال شریف سے چند روز قبل آپ کو خرقۂ خلافت سے نوازا۔ ۱۳۰۷ھ میں آپ مکہ مکرمہ حاضر ہوئے وہاں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو سلسلہ چشتیہ صابریہ میں خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔

درس وتدریس﴾ اپنے مرشد کامل کے حکم سے آپ نے گولڑہ شریف میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ ہزاروں طلباء آپ سے علوم اسلامیہ عربیہ پڑھ کر اپنے وقت کے جید علماء ہوئے۔

فتنۂ قادینت کی سرکوبی﴾ حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عظیم کارہائے نمایاں میں سے فتنہ قادیانی کی سرکوبی ہے۔ جب حکومت برطانیہ کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، یہود وہنود سے دنیوی مال ومتاع حاصل کرکے اہلِ اسلام کو خوب پریشان کیا، مناظروں کے چیلنج دیئے، حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دنوں مدینہ منورہ میں تھے اور یہیں مستقل قیام کا ارادہ تھا کہ خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دیدار عطا فرما کر حکم دیا کہ ہند میں جاکر قادیانیت کا خاتمہ کرو چنانچہ فوراً واپس ہوئے اور غلام احمد قادیانی کے چیلنج کو قبول کیا اور لاہور میں میدانِ مناظرہ لگا آپ کئی دن انتظار کرتے رہے مگر قادیانی اپنی شکست مان کر میدان میں ہی نہ آیا آپ نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ واصلِ جہنم ہوا۔

آخری دس سال اور وصال شریف﴾ آپ عمر کے آخری دس سال میں بہت ہی کم گفتگو فرماتے اور سفر کرنا ترک فرمادیا ۱۳۵۰ھ، ۱۹۳۱ء سے تو آپ عالم استغراق میں رہے۔ کھانا پینا ترک فرمادیا کبھی کبھی کوئی بات فرمالیتے آخری چھ سال تو عالم استغراق کا غلبہ رہا۔ آخر ۲۹ صفر المظفر ۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء آپ کا وصال ہوا۔ گولڑہ شریف (اسلام آباد) میں آپکا مزار مبارک مرجع خلائق ہے۔

﴿امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ﴾

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی عظیم شخصیت کا نام ہے جسے قدرت نے تحفظ ناموس رسالت وتجدید دین اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے ہندوستان کے شہر بریلی میں ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ، ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر میں پیدا فرمایا۔

والدِ ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ نے آپ کا نام ''محمد'' تجویز فرمایا اور جد امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ نے ''احمد رضا'' اور تاریخی نام ''المختار'' رکھا گیا جس سے آپ کا سنِ ولادت ۱۲۷۲ھ برآمد ہوتا ہے۔

خداداد صلاحیت تھی کہ بچپن میں انہوں نے بڑی تیزی کے ساتھ جلدی جلدی کامیابی کے تمام مراحل طے کر لئے اور منصبِ امامت وقیادت پر انہیں فائز کر دیا گیا۔ قدرت نے انہیں عالم اسلام اور خاص کر برصغیر کے سادہ لوح مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے پیدا فرمایا۔ یہ وہی تھے جو آگے چل کر دنیائے اسلام کی ایک عظیم عبقری شخصیت بن کر ابھرے جن کو علمائے عرب وعجم نے ''مجددِ دین وملت'' تسلیم کیا، وہ امام احمد رضا جنہوں نے سب سے پہلے اُس وقت ''دوقومی نظریہ'' کا پرچار کیا جب قائداعظم اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ امام احمد رضا ایسے عالم کہ جنہیں ہر علم پر دسترس حاصل ہے، وہ کونسا فن ہے جو ان کی گرفت نہ ہو۔

☆ ایسے مفتی کہ ان کے ''فتاویٰ رضویہ شریف'' کی صرف چند جلدوں کے مطالعہ کے بعد شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے ساختہ کہا ''میں نے دورِ آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں) جیسا فقیہ نہیں دیکھا۔ مولانا جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اُسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنا موقف ہمیشہ خاصی سوچ و بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں (سرمستیٔ عشق رسول ﷺ کی وجہ سے اگر) ان کی طبیعت میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابوحنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوتے۔

☆ وہ امام احمد رضا جو اس صدی کے مجدد برحق ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ یقیناً یہ القابات واعزازات انہی کو زیبا ہیں مثلاً اعلیٰ حضرت، پروانۂ شمع رسالت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، شیخ طریقت، رہبر شریعت، رأس الفقہا والمحدثین، زینتِ مسندِ رُشد وارشاد، علامہ مولانا قاری الحافظ، مفتی الشاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضاؔ خان علیہ الرحمۃ والرضوان۔

جن کا وجود دینِ متین کی رونقوں کا باعث بنا۔ جن کی برکت سے گلشنِ اسلام کے مُرجھائے ہوئے پھولوں پر پھر سے بہاریں نمودار ہوئیں۔ جن کی زندگی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب رسول ﷺ کی عظمتوں کا پرچار کرنا۔ خود فرماتے ہیں کہ

انہیں ماننا انہیں جاننا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد کہ دنیا سے مسلمان گیا

شان اُلوہیت اور مقامِ رسالت اور صحابہ واہلِ بیت عظام محبوبانِ خدا اولیاءِ کرام کے خلاف زبان درازی کرنے والوں کو اپنے قلم کے خنجر کے وار سے ذلت کی موت اتار دیتا تھا۔

کلک رضا ہے خنجر خوں خوار برق بار

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت نے زندگی بھر دینِ متین کی حمایت میں گزار دی اور لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسالت ﷺ کی شمع کو روشن کیا۔ایک سو سے زائد علوم وفنون پر ان کی علمی وروحانی، تعلیمی، تبلیغی، تدریسی اور تصنیفی، اشاعتی خدمات کے بارے میں کچھ کہنا یا لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔سچ ہے

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان بے مثال خدمات کو سراہتے ہوئے دنیا بھر کی پچاس سے زائد یونیوسٹیوں میں کام ہو رہا ہے، کئی خوش نصیب حضرات نے ان کی زندگی کے مختلف گوشوں پر ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی ہے۔ان پر مقالہ جات لکھنے والوں کے صرف اگر نام لکھے جائیں تو دفتر درکار ہیں۔

وصال ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ (۱۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء) جمعۃ المبارک کو دو بجکر اڑتیس منٹ کو سرکارِ اعلیٰ حضرت سیّدنا احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عین نماز جمعۃ المبارک کے وقت سفر کی تمام دعائیں پڑھیں، پھر کلمہ طیبہ کا ورد فرمایا، چہرے مبارک پر ایک خاص نور چمکا اور جان جسم اطہر سے پرواز کرگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

آپ کا مزار مبارک بریلی شریف انڈیا میں مرجع خلائق ہے۔

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کے رسائل وکتب کا مطالعہ کریں جو فقیر کے مضمون ''رضویات میں حضور فیض ملت کی خدمات'' میں درج ہیں۔(محمد فیاض احمد اویسی)

احباب سے اپیل ہے

ہماری حضرت والدہ ماجدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ (وفات ۲ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ) کے سالانہ ختم شریف صفر المظفر میں ہوتا ہے۔احباب سے گزارش ہے کہ ختم قرآن پاک، درود شریف، کلمات حسنات طیبات وطاہرات پڑھ کر آپ بھی ان کے لیے ایصال ثواب فرمائیں۔

(عرض گزار: محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی، جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور)

سفر محبت

سیر وسیاحت میں بڑی دانائی اور بڑی عبرتیں ہیں، قرآن پاک میں ''سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ'' کا حکم تکرار وتاکید کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ اُمت مسلمہ کے اہلِ علم ودانش نے اس کے مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ رب العالمین کی کائناتِ ارض کے حسن وجمال اور اپنے رب کی موعظت وجلال کا مشاہدہ ومعائنہ فرمایا۔

دورِ حاضر میں بہت سے لوگ بالخصوص اہلسنّت دور دراز کا سفر اختیار کر کے انبیاء کرام علیہ السلام، صحابہ کرام بالخصوص صحابہ و اہل بیت واولیاء کرام علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہوتے ہیں اس عقیدہ کے ساتھ کہ مزارات والے انکی حاضری سے واقف ہیں اور انکے لئے دعا فرماتے ہیں اور بہت سی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ سفر مزارات سنتِ نبوی ﷺ ہے۔ امام محی الدین نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مزارات کی زیارت کرنا بالاتفاق علماء کرام کی سنت ہے۔

حضور ﷺ ہر سال شہداء احد کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے اسی طرح سرکار ﷺ بمعہ 1000 کم وبیش صحابہ کے ساتھ اپنی والدہ ماجدہ کے مزار ابوا شریف گئے جو تقریباً 250 میل دور مدینہ منورہ ومکہ مکرمہ کے راستے میں ہے۔

آدمی جس سے محبت کرتا ہے وہ اسکے اقرباء سے بھی ضرور محبت کرتا ہے اور یہ فطرت کا تقاضا ہے اور ہمارا دین بھی یہی کہتا ہے۔ بندے کو اللہ سے محبت ہونی چاہیے اور اللہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے نبیوں اور ولیوں سے بھی محبت ہو اور جب نبی سے محبت ہوگی تو نبی کی آل واصحاب سے محبت لازمی ہے کیونکہ ان سے محبت حق العبد بھی ہے اور حق اللہ بھی اور حق الرسول بھی۔

حضرت امامِ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ''اے لوگوں ہم اہل بیت کی محبت کو لازم کرلو اس لئے کہ جو اس طرح اللہ سے ملے گا کہ وہ ہم (اہل بیت) سے محبت کرتا ہے تو وہ ہماری شفاعت کے صدقہ میں جنت میں جائے گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اسکا عمل اس وقت فائدہ دے گا جبکہ وہ ہمارے حق کو پہنچانے یعنی ہماری تعظیم وتوقیر کرے اور محبت وحسن سلوک سے پیش آئے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور انکی قبر پر آتا ہوں اگر مجھے کوئی ضرورت پیش ہوتی ہے تو دو رکعتیں نماز پڑھتا ہوں اور انکی قبر کے پاس جا کر اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں تو جلدی پوری ہوجاتی ہے'' اسی طرح امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں وہ شخص جس سے اسکی زندگی میں مدد مانگی جاتی ہے تو اس کے وصال کے بعد بھی اس سے مدد مانگی جاتی ہے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ہمیں یقین ہے کہ جن انبیاء عظام، صحابہ کرام، اصحابِ اہل بیت واولیاء کرام کے مزارات پر ہم حاضر ہوتے ہیں وہ یقیناً جنت کے باغیچے ہیں اور الحمد للہ سنی مسلمانوں کو جنت کے باغات کی سیر نصیب ہوتی ہے۔

بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ عراق ہی وہ ملک ہے جہاں سب سے پہلے لکھائی کا آغاز ہوا جہاں سے علم ہندسہ، علم ہیئت وعلم نجوم وغیرہ کی تعلیم کا اہتمام ہوا۔اپنے آغاز 4 ہزار سال قبل مسیح سے لیکر اب تک یہ ملک بنتا، سنورتا اور جنگ وجدل میں مبتلا ہوکر ٹوٹتا اور بنتا ہے۔یہ ملک سرزمین انبیاء علیہ السلام بھی ہے، اصحاب اہل بیت بھی ہے اور اولیاء کرام اجمعین بھی ہے۔

''سفر محبت'' دراصل شہر بغداد کی حسین وجمیل مناظر اور شریں ولذیذ یادوں کی روح پرور دل نواز تصویر ہے۔عراق کے مشہور شہر بغداد دراصل دو الفاظ باغ اور داد کا مجموعہ ہے۔مشہور عادل بادشاہ نوشیرواں یہاں ایک باغ میں بیٹھ کر عدل وانصاف کرتا تھا اور یہ شہر بغداد کے نام سے مشہور ہوگیا۔یہ بھی مثال مشہور ہے جس نے بغداد نہیں دیکھا اس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا، شہر بغداد کے دو حصے ہیں درمیان میں دریائے دجلہ بہتا ہے جس پر کئی خوبصورت پل ہیں ایک حصہ کو کاظمیہ کہتے ہیں جہاں دو کاظمی سیّد حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام جواد رضی اللہ عنہم اجمعین آرام فرما ہیں اور دوسرے حصہ کو اعظمیہ کہتے ہیں جہاں امام اعظم ابو حنیفہ ودیگر اولیاء کرام اجمعین آرام فرما ہیں اسی طرح بغداد کا علاقہ کرخ بھی مشہور ہے جہاں سیّد معروف کرخی ودیگر بزرگانِ دین ہیں۔عراق کے دیگر شہروں مسیّب، کربلا، نجف، کوفہ، ام عبیدہ، بصرہ، مدائن، بابل، حلہ اور سامرا وغیرہ میں بے شمار انبیاء، صحابہ، اہل بیت واولیاء کرام علیہم اجمعین بھی آرام فرما ہیں۔

ماخوذ ''سفر عراق، شام ومقامات مقدسہ'' از حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

وسفر محبت از صاجبزادہ محمد محبّ اللہ نوری مدظلہ

مرتب: غبارِ راہِ مدینہ محمد عارف برکاتی (باب المدینہ کراچی)

بزرگوں کے تذکرے کا ادب

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ کی خدمت میں حضرتِ ابراہیم بن طُہمانُ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذِکرِ خیر ہوا تو فوراً سیدھے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے

''صالحین کے تذکرے کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں'' (تاریخ بغداد خطیب البغدادی)

وہ دیکھ نظر آئے مینار مدینے کے

حج ۱۴۳۶ھ کے موقعہ پر مدینہ منورہ حاضری کا احوال محمد فیاض احمد اویسی رضوی

شوال المکرّم ۱۴۳۶ھ کے پہلے عشرہ میں رات کو (یاد نہیں کہ کونسی شب تھی) قبلہ سمت باہر گنبد خضریٰ شریف کے سائے میں اسلام آباد کے بہت ہی پیارے دوست الحاج قدیر احمد ملے فقیر نے انہیں کہا آپ سال میں بارہا مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوتے ہیں کوئی خاص اجازت نامہ ہے؟؟ اپنا رخ مواجہہ اقدس کی طرف کر کے کہا

یہ ان کا کرم ہے ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں........

فقیر نے کہا کہ آپ ہر بار کہتے ہیں کہ آپ کے لئے آنے کا کوئی انتظام کروں گا اس سال حج ویزہ دلوانا آپ کے ذمہ ہے موج میں تھا کہا وعدہ رہا کہ اس سال حج ویزہ آپ کو دلواؤ گا۔ حسب وعدہ یکم ذوالحجہ کو فون کیا کہ اپنا پاسپورٹ بھیج دیں فقیر اپنا پاسپورٹ لیکر حاجی محمد ارشد ولد صوفی محمد اسلم مہتمم مدرسہ فیض مدینہ یزمان کے ہمراہ اسلام آباد حاضر ہوا قدیر احمد صاحب سے ملاقات ہوئی کہنے لگے کہ سعودی سفیر حج ویزہ لگانے میں کچھ مشکل کر رہا ہے ممکن تو کسی وفاقی وزیر سے فون کرا لیا جائے۔ فقیر ان کے ہمراہ اپنے بہاولپور کے میاں بلیغ الرحمٰن وفاقی وزیر تعلیم کے دفتر اسلام آباد حاضر ہوا انہوں نے فقیر کے ساتھ بہت زیادہ محبت کی نہ صرف سعودی سفیر کو فون کیا بلکہ خود جا کر میرا اور حاجی محمد ارشد صاحب کا ویزہ کا کہہ کر ہمیں فون پہ اطلاع دی کہ سعودی سفیر سے میری بات ہوگئی ہے کل آپ کا ویزہ لگ جائے گا الحمدللہ ویزہ لگا۔ ہم ۱۵ استمبر شب بدھ رات ۱۲ بجے ملتان کے لیے گھر سے روانہ ہوئے۔ دوسرے روز ۱۶ استمبر صبح ۵:۱۵ بجے ملتان سے جدہ کے لئے شاہین ایئر لائن پر عرب شریف کے وقت کے مطابق ۸ بجے صبح جدہ ایئر پورٹ پر پہنچے۔ مکتب الوکلاء سے معاملات طے کرتے کئی گھنٹے لگ گئے۔ شب خمیس کہیں رات ۱۰ دس بجے مکہ مکرمہ پہنچے۔ محترم حافظ غلام مرتضی اویسی اپنی گاڑی سمیت ہماری خدمت میں حاضر رہے، قاری محمد صدیق ممبر میلاد کمیٹی مکہ مکرمہ نے مہمان نوازی کا خوب حق ادا کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں احباب کو اجر عظیم عطاء فرمائے آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب تو بس ایک ہی دھن کہ مدینہ دیکھوں

عمرہ شریف کی ادائیگی کے بعد فقیر کا معصم ادارہ ہے مدینہ منورہ چلا جاؤں محترم عبدالرزاق شرقپوری (مقیم مدینہ منورہ) نے آج شب اتوار (۶ ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ/۱۹ استمبر ۲۰۱۵ء) مدینہ منورہ جانا ہے حضرت میاں ولید احمد نقشبندی سجادہ نشین شرق

پور شریف نے فقیر کو فرمایا کہ آپ ان کے ساتھ چلے جائیں فقیر کے لیے خوشی کی انتہاء نہ تھی کہ چلو بابرکت سفر ایک اچھے ساتھی کے ساتھ بارونق رہے گا۔ رات کو نو بجے ہم مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے۔ خوبصورت سفر خوبصورت گفتگو کے ساتھ خوشگوار رہا رات کی چاندنی میں مدینہ منورہ کا سفر سبحان اللہ میں لفظوں میں کیسے بتا دوں کسی کو؟؟؟؟

سامنے اگر گنبد خضریٰ ہو تو پھر آنکھوں میں؟

مکہ مکرمہ سے جب ہم مدینہ منورہ کی چوکی پر پہنچے تو مقامی وقت کے مطابق رات کا ایک بج چکا تھا گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تو مدینہ منورہ کی مہربان ہواؤں نے استقبال کیا گرمی تھی یا نہیں درجہ حرارت کیا تھا اس کا ہمیں کیا ہوش تھا؟ مدینہ منورہ کی معطر فضاؤں میں پہنچنے کے احساس نے روح تک کو سرشار کر ڈالا تھا اس احساس سے ہی دل دھک دھک کر رہا تھا یہ گنہگار اور خاکسار بھی اپنے پیارے آقا کریم روف ورحیم ﷺ کے مبارک شہر میں پہنچ گیا ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے اس شہر میں تشریف لائے تھے تب اس کا نام یثرب تھا مگر پھر اس کا نام مدینہ طیبہ یا مدینہ طابہ یا مدینہ منورہ رکھ دیا گیا۔ ہماری گاڑی مدینہ منورہ کی سڑکوں پر خوشی سے دوڑتی جا رہی تھی تو فقیر نے اپنے ساتھی ڈرائیور محترم عبدالرزاق شرقپوری سے کہا کہ انہی جگہوں سے ہمارے سرکار کائنات ﷺ اور آپ کے مقدس صحابہ بھی گزرے ہوں گے؟ میری آنکھوں میں نمی تیرنا شروع ہوگئی سوچا کہ نبی کریم ﷺ کے مدینہ میں آنا کس قدر فرحت انگیز احساس ہے بے شک انہی گلیوں اور راستوں سے آقا و مولیٰ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم گزرے ہوں گے ہماری گاڑی مدینہ شریف کی طرف رواں دواں تھی اور پھر اچانک ترستی نگاہوں کو دور سے مسجد نبوی کے خوبصورت مینار نظر آ ہی گئے۔ دل سے صدا آئی کہ

وہ دیکھ نظر آئے مینار مدینے کے | اے بخت رسا خوش ہو رحمت کی گھٹا چھائی

مدینہ تو تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے جب یثرب تھا تب بھی خوبصورت اب تو ویسے ہی اس شہر امن کو مدینہ منورہ کہتے ہیں مدینہ منورہ کی خوبصورتی کی تو کوئی حد ہی نہیں۔

آج کا مدینہ منورہ جدید طرز تعمیر کا عظیم شاہکار ہے بڑی کشادہ سڑکیں، فلائی اوورز، روشن اور ائیر کنڈیشنز، مین دوز راستے، بلند و بالا عمارتیں اور سڑکوں کے کنارے صاف ستھری گرین بیلٹس آبشاریں اور خوبصورت فوارے اس شہر کی شان میں اضافے کا باعث ہیں۔ ان تمام چیزوں کا نظارہ کرتے ہوئے اگر رسول اللہ ﷺ کی ان دعاؤں کو ذہن میں رکھا جائے جن کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہوا ہے تو زیارتِ مدینہ کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔

تو کسی شاعر نے کیا خوب تخیل پیش کیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جینا وہی جینا ہوگا
جب میرے پیش نظر حسن مدینہ ہوگا

شوق دل راہنما بن کے چلے گا آگے
جب رواں سوئے حرم اپنا سفینہ ہوگا

آنکھ جب روضہ اقدس کی جھلک دیکھے گی
یا خدا! کیسا مبارک وہ مہینہ ہوگا

میری آنکھوں میں سمٹ آئے گا حسنِ کونین
جس طرف آنکھ اٹھاؤں گا مدینہ ہوگا

جب نگاہیں درِ احمد کی بلائیں لیں گی
صرف آنکھیں ہی نہیں قلب بھی بینا ہوگا

حاضری ہوگی بصد شوق مواجہہ کی طرف
دل حضوری میں سعادت کا خزینہ ہوگا

نغمہ صلی علیٰ ہوگا لبوں پر جاری
اور ماتھے پر ندامت کا پسینہ ہوگا

چومتا نقش قدم اُن کے پھروں گا ہر سو
کیسا پُر کیف یہ جینے کا قرینہ ہوگا

باب جبریل سے گزروں گا دعائیں پڑھتا
ذوق اور شوق سے معمور یہ سینہ ہوگا

اُن کی جب چشم کرم ہوگی دلِ کیفی پر
دل نہیں پھر تو یہ انمول نگینہ ہوگا

بہتر ہوگا کہ آگے بڑھنے سے قبل مدینہ پاک کا نقشہ ذرا تفصیل سے بیان کر دیا جائے۔

مدینہ منورہ کا نقشہ

موجودہ مدینہ منورہ ایک گول شکل کا شہر ہے جس کا مرکز مسجد نبوی شریف ہے۔ مسجد کے گرد ایک سڑک بنی ہوئی ہے جسے مدینہ منورہ کا پہلا رنگ روڈ (دائری) کہا جاتا ہے۔ اس سے چھ سات کلومیٹر کے فاصلے پر دوسری رنگ روڈ ہے جو مدینہ شہر کا ایک چکر لگاتی ہے۔ اس سے مزید فاصلے پر تیسری رنگ روڈ ہے جو شاہ خالد سے موسوم ہے۔ اگر آپ کسی بھی رنگ روڈ پر سفر کریں اور کسی جانب نہ مڑیں تو آپ گھوم کر اسی مقام پر آ جائیں گے جہاں سے چلے تھے۔

تیسری رنگ روڈ حرم مدینہ کی باؤنڈری لائن ہے۔ اسی روڈ سے مشرقی سمت ریاض، شمالی سمت تبوک، مغربی سمت بدر شریف اور جنوبی جانب مکہ مکرمہ اور جدہ جانے والی ہائی ویز نکلتی ہیں۔ دوسرا رنگ روڈ موجودہ مدینہ منورہ کی آبادی کی باؤنڈری لائن ہے اور پہلا رنگ روڈ مسجد نبوی کی، مسجد نبوی سے مختلف سمتوں میں سڑکیں دوسرے اور تیسرے رنگ روڈ تک جاتی ہیں۔ ان کے نام مختلف صحابہ کرام جیسے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور کا مدینہ، موجودہ شہر کے سیکنڈ رنگ روڈ کے دائرے میں آباد تھا۔ اس دور میں مختلف خاندانوں کی الگ الگ بستیاں تھیں جو اس پورے علاقے میں ایک دوسرے سے وقفے وقفے سے

پھیلی ہوئی تھیں۔موجودہ ٹاؤن پلاننگ میں یہ پورا علاقہ شہر کے اندر آ گیا ہے۔اپنے تقدس سے ہٹ کر بھی یہ شہر عمدہ ٹاؤن پلاننگ اور فطرت کے حسن کا شاہکار ہے

☆ میقات ذوالحلیفہ کے قریب ہی سیکنڈ رنگ روڈ،طریق الہجرہ کو کراس کرتا ہے۔یہاں سیاہ رنگ کے قلعے کا ایک ماڈل موجود ہے۔ہم نے یہاں سے بائیں جانب گاڑی موڑی۔تھوڑی دور جا کر عمر بن خطاب روڈ کا ایگزٹ تھا۔یہاں سے دائیں مڑ کر ہم تھوڑی دور چلے تو فرسٹ رنگ روڈ کا سگنل تھا جس کے دوسری طرف مسجد نبوی شریف اپنی بہاریں دکھا رہی تھی۔ یہ مسجد کی جنوب مغربی سمت تھی اور گنبد خضرا یہاں سے صاف نظر آ رہا تھا۔یہاں سے اگر سیدھے چلے جائیں تو دو راستے ہو جاتے ہیں،ایک مسجد کے اردگرد کی گلیوں میں جاتا ہے اور دوسرا مسجد کی بیسمنٹ میں جاتا ہے۔

حدودِ مدینہ منورہ

ارشادِ نبوی ہے ”جبل عیر اور ثور کے درمیانی علاقہ حرم مدینہ ہے“ جبلِ عیر اور ثور کے درمیان تقریباً پندرہ کلومیٹر کا فاصلہ ہے، یہ دونوں پہاڑ جنوب وشمال میں مدینہ منورہ کی حد ہیں مشرق ومغرب کی جانب حدود حرم کا تعین کرتے ہوئے نبی خاتم ﷺ نے فرمایا

”میں مدینہ منورہ کے دونوں محلوں (حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ) کے درمیانی علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں“ (صحیح مسلم)

مدینہ کے لئے سرکارِ مدینہ ﷺ کی دعا

ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو یہاں بہت وبائیں پھیلی ہوئی تھیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ہمارے لئے مدینہ کو مکّہ سے زیادہ محبوب بنا دے اور اس کو ہر لحاظ سے صحیح کر دے،اس کے صاع و مد (پیانوں) میں برکت ڈال دے اور اس کی بیماری کو جحفہ میں منتقل کر دے۔ (صحیح بخاری)

جمہور علماء کرام فرماتے ہیں مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ہر دعا مستجاب ہے۔

مدینہ منورہ میں سکونت کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ ان کیلئے بہتر ہے اگر وہ اس کا علم رکھتے ہوں جو کوئی مدینے سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑے دے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو مدینے لے آئے گا اور جو شخص مدینے کی بھوک اور سختی کے باوجود یہیں ثابت قدم رہے گا تو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا اور جو کوئی اہلِ مدینہ کے

ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سیسہ کی طرح یا پانی میں نمک کی طرح پگھلا دے گا۔

﴿مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنِ اسۡتَطَاعَ اَنۡ یَمُوۡتَ بِالۡمَدِیۡنَةِ فَلۡیَمُتۡ بِهَا فَاِنِّیۡ اَشۡفَعُ لِمَنۡ یَمُوۡتُ بِهَا۔(سنن الترمذی)

جس کے لئے ممکن ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں موت کو گلے سے لگائے، اسے چاہیے کہ وہ یہاں موت کی سعادت حاصل کرے، اس لئے کہ یہاں مرنے والوں کی میں گواہی دوں گا۔

☆ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ شَهَادَةً فِیۡ سَبِیۡلِکَ وَاجۡعَلۡ مَوۡتِیۡ بَلَدِ رَسُوۡلِکَ۔(صحیح البخاری)

اے اللہ مجھے اپنے رستہ میں شہادت عطا کر اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شہر میں موت عطا کر۔ آمین

طیبہ اور طابہ ﴾ مدینہ منورہ کے مختلف نام ہیں، ان میں سے طیّبہ اور طابہ بھی ہے جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ طیبہ ہے - یہ گندگی کو نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔(صحیح مسلم)

نیز ارشاد ہے جو اس کو یثرب کہے وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے، یہ طابہ ہے یہ طابہ ہے۔

﴿مدنی کھجور کی فضیلت﴾

نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اسے شام تک کوئی زہر نقصان نہیں دے گا۔(صحیح مسلم)

البتہ بعض احادیث میں عجوہ کا تعیّن کیا گیا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے جس نے صبح سویرے سات کھجوریں کھائیں اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔(صحیح بخاری) عجوہ کھجور میں شفا ہے، اسے صبح سویرے کھانا تریاق ہے۔

﴿مدینہ دی مٹی ہے ہر شی تو مٹھی (میٹھی)﴾

اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی یا اسے پھوڑا پھنسی یا زخم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر لگا کر اٹھاتے اور پڑھتے اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہمارے لعابِ دہن کے ساتھ بیماری سے شفا کا سبب ہمارے رب کے حکم سے۔

اہلِ مدینہ پر ظلم کرنے کی سخت سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا اے اللہ جو مدینہ میں رہنے والوں پر ظلم کرے یا انہیں ڈرائے دھمکائے تو اسے ڈرا، دھمکا اور اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو اور اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔(مجمع الزوائد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جس نے اہلِ مدینہ کو خوف میں مبتلا کیا تو اس نے میرے دل کو خوف میں مبتلا کیا۔(مجمع الزوائد)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَاءِ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں اسے اس طرح پگھلائے گا جس طرح آگ میں سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔(صحیح مسلم)

درسِ عبرت ۞ اس سے نجدیوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ انہوں نے نجد سے آکر اقتدار کے لالچ میں مدینہ منورہ کی مبارک گلیوں کو انسانی خون سے آلودہ کیا، اہلِ مدینہ کا قتل عام کیا، اہل مدینہ ہجرت پر مجبور ہوئے۔ مزید تفصیل کے لیے ''تاریخ نجد وحجاز'' کا مطالعہ کریں۔

۞ ایمان سمٹ کر مدینہ میں آئے گا ۞

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا

اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلَی جُحْرِھَا۔(صحیح بخاری)

(قیامت کے قریب) ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر پناہ لیتا ہے۔

☆ یہ حدیث مسجد نبوی شریف باب السلام سے مواجہہ اقدس جاتے ہوئے دائیں جانب سبز زمین سنہری حروف سے لکھی ہوئی ہے۔

۞ مدینہ منورہ میں داخلہ ۞

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اپنے اونٹ کو دوڑاتے اور اگر گھوڑے پر یا خچر پر سوار ہوتے تو اسے تیز کرتے، اس لئے کہ آپ ﷺ کو مدینہ سے محبت تھی۔(بخاری)

اس لئے جب آپ مدینہ منورہ کے قریب پہنچیں تو جوشِ محبت سے سواری تیز کردیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے رہیں۔ شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے اپنا سامان اپنی رہائشگاہ پر رکھیں، غسل کریں ورنہ تازہ وضو کریں، اچھے کپڑے پہنیں، خوشبو لگائیں اور مسجد نبوی پہنچنے کی کوشش کریں۔ مستحب طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں مسجد میں داخل کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی جائے

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ" (مسلم)

ترجمہ اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یہ وہی دعا ہے جو ہر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھی جاتی ہے۔ مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہی اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں اور اعتکاف کی بھی نیت کرلیں۔ نماز کے بعد دنیا و آخرت کی جو بھلائی چاہیے اللہ تعالیٰ سے مانگیں، اگر ممکن ہو تو ریاض الجنتہ پر نفل ادا کریں۔ اگر بھیڑ کے باعث یا وقت نہ ہونے کے باعث ریاض الجنتہ نہ جاسکیں تو مسجد نبوی میں جس جگہ بھی سہولت سے ملے وہاں نماز ادا کریں کیونکہ مسجد میں کسی کو دکھ دینا یا کاندھا پھلانگنا منع ہے۔

﴿ہم اپنی رہائش گاہ پہنچ گئے﴾

راستے میں محترم محمد فہیم بہاولپوری کو فون کر کے مدینہ منورہ اپنی حاضری بتا چکا تھا محترم عبدالرزاق نے "قندق جوھرۃ العبودی" پر گاڑی روکی تو فقیر نے کاؤنٹر پر موجود ساتھی کو اپنا نام بتایا تو اس نے کمرہ نمبر 114 کی چابی دی سامان رکھ کے غسل کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو لگائی، خوب بن سنور کے مسجد نبوی شریف کی طرف روانہ ہوا۔ بابِ مکہ کے باہر صحن میں حافظ غلام سرور بہاولپوری فقیر کے منتظر ہیں انہیں جا کر ملا وہ سحری کے لیے خاصہ لنگر کا انتظام کر کے بیٹھے ہیں لنگر کے بعد باب السلام سے مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ شکرانے کے دوگانہ (نفل) ادا کر کے لرزتے وجود کے ساتھ نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی کے قدیم حصہ (ترکی) میں داخل ہوا تو میرے قلب و ذہن میں اس عظیم ترین مسجد کی شاندار تاریخ گھوم رہی تھی یہ وہی مسجد نبوی تھی کہ جہاں سے آفتابِ نبوت کی شعاعیں چاردانگ عالم میں پھیلی تھیں یہی وہ مسجد عظمیٰ تھی کہ جو دینی دنیوی ملی ملکی آئین اور قانون کے نفاذ کا سرچشمہ ہونے کے ساتھ ساتھ مجاہدین حق کا ہیڈ کوارٹر اور حرب و ضرب اور دفاع کی تربیت گاہ ہونے کا شرف بھی رکھتی تھی، یہ اسلام کا سب سے پہلا دارالعلوم اور رسول کریم ﷺ کا شاہی دربار بھی ہے۔ پرودگار عالم نے مسجد نبوی شریف کو ایسی عظمت و وقار اور تمکنت عطا فرمائی ہے کہ جس پر رشک ہی کیا جاسکتا ہے مسجد نبوی کی عظمت و جلالت کے کیا کہنے؟

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کا پرانا اور متروک نام یثرب تھا، یہاں کی آب وہوا گرم اور پانی کا ذائقہ کڑوا تھا، یہ بیماریوں کا شہر کہلاتا تھا لیکن جب ہادی برحق محمد ﷺ کے قدمین مبارک یہاں پہنچے تو یہ علاقہ پوری دنیا کے لئے خوشگوار ہواؤں اور راحت ومسرت کا پیغام بن گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سرزمین کو طیبہ اور منورہ کا نام دیا۔ جس کے معنی بالترتیب پاکیزہ اور روشنی ہے۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اب اس جگہ کو یثرب نہ کہا جائے اور اگر کبھی کسی کی زبان سے غیر دانستہ لفظ یثرب نکل جائے تو اس چاہیے کہ تین مرتبہ استغفر اللہ کہے اور دس مرتبہ مدینہ منورہ کا لفظ اپنی زبان سے دھرائے۔

رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اللہ کے حضور دعا کی اے رب العالمین تیرے بندے اور تیرے خلیل ابراہیم (علیہ السلام) نے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی میں بھی تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں۔ میں مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں تو ان کے پیمانوں اور وزنوں میں برکت عطا فرما، جس قدر برکت تو نے اہل مکہ کو عطا کی اس برکت کے ساتھ دو مزید برکتوں کو عطا فرما۔

ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا کی

ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا، میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں اور ان کے پیمانوں اور وزنوں کی دعا کرتا ہوں، جس طرح سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

رسول اللہ کا فرمان ہے کہ جس نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اس کی سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں ان کی شفاعت کا وعدہ کرتا ہوں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج مدینہ منورہ ایک پرفضا اور دلکش ہواؤں کا شہر ہے۔ رات میں مدینہ بقعہ نور بنا ہوتا ہے۔ بذریعہ بس یا ٹیکسی مدینہ شہر میں داخل ہوں تو مسجد نبوی کے بلند وبالا پر شکوہ مینار اور گنبد خضرا دور سے ہی نظر آنے لگتا ہے۔

امیر مدینہ حضور سیّد الشہداء کی بارگاہ میں

۷ ذوالحجہ ۲۱ ستمبر شب پیر شریف محترم آغا محمد اشرف سید (جدہ) باب بلال اور باب مکہ کے درمیان دیوار کے ساتھ بیٹھے نظر آئے فقیر ان کی طرف گیا، پہچان گئے سلام کے بعد گلے ملے حال واحوال کے بعد کہا کہ امیر مدینہ حضور سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں جانا ہے؟؟ فقیر نے کہا آپ نے تو میرے دل کی بات جان لی جنت البقیع کے شرقاً جنوبی (قبلہ) جانب انہوں نے گاڑی پارکنگ سے نکالی، باب عوالی سے حضرت قاری حبیب اللہ المدنی کو ساتھ لیا

اور مطار (ائیر پورٹ) جدید کی طرف چل دیئے کیونکہ ان کے قریبی عزیز کا گھر اس طرف ہے ان کا سامان گاڑی میں ہے وہ پہنچانا ہے۔ ہم تقریباً رات ۱۱ بجے جبلِ اُحد شریف کے دامن میں تھے۔ ہمارے دائیں جانب اُحد اپنی وجاہت لئے محبت بھرے انداز سے یہاں آنے والوں کا استقبال کر رہا تھا تو بائیں جانب ایک بڑی چار دیواری جس کے اوپر کی جانب جنگلہ لگا ہوا تھا موجود تھی۔ گاڑی سے اتر کر ہم سید الشہداء امیر حمزہ کے قدموں کی طرف چلے انہیں سلام عرض کیا ان کی خدمت میں فاتحہ شریف اور اوراد و وظائف کا تحفہ پیش کیا جملہ خانوادے اور احباب کے لیے حاضری کی درخواست پیش کی اس چار دیواری میں جنگ احد میں شہادت حاصل کرنے والے دیگر شہدا کے مزارات بھی ہیں انہیں سلام عرض کیا۔ شہدا کی یادگار کے بعد ایک اور کم اونچا پہاڑ بھی نظر آ رہا تھا جس پر لوگ کافی تعداد میں موجود نظر آ رہے تھے، معلوم ہوا کہ یہ چھوٹا سا پہاڑ جسے اب ٹیلہ کہا جا سکتا ہے جبلِ روما ہے۔ اس چھوٹے سے پہاڑ پر اور اس کے ارد گرد جنگِ احد کا معرکہ عمل میں آیا، ستر جلیل القدر صحابہ اکرم نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان کے مزارات جبلِ احد اور جبلِ روما کے قرب میں چار دیواری میں موجود ہیں۔

ہم اپنی قسمت پر نازاں تھے، سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ حقیقت ہے یا ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں۔

جبل احد شریف ۞ جبلِ احد کی جانب رخ کیا اسے غور سے، نگاہ جما کر، جی بھر کر دیکھا اور سلامِ عقیدت پیش کیا۔ پہاڑ تو بے جان ہے پھر اسے سلام عقیدت پیش کرنا؟ جی ہاں ہم نے اس عظیم المرتبت، مقدس پہاڑ کو سلامِ عقیدت پیش کیا اس لیے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا عاشق ہے آپ اس سے محبت فرماتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے کہ جبل اُحد سے ہم محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ہماری محبت کا دم بھرتا ہے۔

ایک اور حدیث نبوی ہے جس کے راوی حضرت انس ہیں آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آقا کریم ﷺ کی نظر شفقت جبلِ اُحد پر پڑی تو آپ نے بے ساختہ اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے۔ جبلِ اُحد کے بارے میں ایک اور حدیث وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوہِ اُحد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوگا جب تم اس کے پاس سے گزرو تو اس کے درختوں کا میوہ کھا لیا کرو اگر کچھ بھی نہ ملے تو وہاں صحرا کی گھاس ہی چبا لیا کرو۔ اس حدیث شریف کے مطابق گر یہ سعادت حاصل ہو تو اُحد کے درختوں کا میوہ میسر آئے تو ضرور کھائیں اگر نہ ملے تو وہاں کے صحرا کی گھاس ہی چبائیں۔ جبلِ اُحد کے بارے میں میرا تاثر یہ ہے کہ اس پر جب نظر پڑتی ہے تو ٹھنڈک، خوشبو، پیار و محبت کا منفرد احساس ہوتا ہے، اس کے اوپر

شفقت کی کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی ہیں، آنکھوں میں ٹھنڈک اور نمی کا احساس ہوتا ہے، یہ عظمت و بزرگی لیے ہوئے ہے۔
اب تو سعودی حکومت نے جبل احد کے اردگرد سرچ لائٹیں لگا دی گئی ہیں دن رات احد روشن نظر آتا ہے۔ وہاں سے ہم حرم نبوی شریف واپس آگئے چونکہ ایام حج کی وجہ مسجد نبوی شریف خالی ہے ہم نے ریاض الجنۃ (جنت کی کیاری) کا خوب نظارہ کیا، محراب نبوی شریف میں بآسانی نفل پڑھے جاسکتے ہیں۔

مصلّٰی رسول (محراب نبوی)

آقائے نامدار سیدنا محمد ﷺ جس مقام پر کھڑے ہو کر نماز پڑھایا کرتے تھے وہ موجودہ محراب، سے سات صفیں پیچھے عین روضہ رسول ﷺ سے متصل واقع ہے۔ مصلّٰی رسول ﷺ پر ایک نہایت خوبصورت محراب اس طرح بنائی گئی ہے کہ وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا شخص جب سجدہ کرتا ہے تو اس کی پیشانی عین اس جگہ لگتی ہے جہاں نبی پاک ﷺ کے قدمین مبارک ہوا کرتے تھے اور اس مقام کو محراب کی دیوار سے ڈھانپ دیا گیا ہے جہاں آپ ﷺ سجدہ کیا کرتے تھے تاکہ زائرین اور حجاج کے پیروں سے اس مبارک جگہ کی بے ادبی نہ ہو۔
مصلّٰی رسول ﷺ دراصل ریاض الجنۃ میں واقع ہے اور آج کل فرض نمازوں کے دوران یہاں مقتدیوں کی صفیں بنتی ہیں۔
مصلّٰی رسول ﷺ پر فرض نمازوں کے اوقات میں اگر کسی زائر کو جگہ مل جائے اس کی قسمت پر ہر کوئی رشک کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس جگہ فرزندان توحید کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا ہے۔ ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ مصلّٰی رسول پر اپنی جبیں کو جھکائیں تاکہ قربتِ الٰہی کے ساتھ عشق رسول کی لطافتوں سے بھی مستفیض ہوسکے۔
اس مقام کی زیارت اس تناظر میں کی جائے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں کائنات کی عظیم ترین ہستی نبی کریم ﷺ نے مستقل دس سال خالق کائنات کی عظیم ترین عبادت (صلوٰۃ یعنی نماز) ادا فرمائی۔ مصلّٰی رسول پر جس وقت کوئی مومن بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس وقت اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اس کا منہ قبلہ شریف کی جانب ہوتا ہے جبکہ اس کے بائیں ہاتھ پر روضہ اقدس ہوتا ہے جبکہ دائیں جانب وہ مقام ہے جہاں مؤذن رسول سیدنا بلالِ رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تھے اور وہ خود مجسم ریاض الجنۃ میں موجود ہے، یہ نہایت متبرک جگہ ہے اور یہاں کی حاضری سے اہل ایمان کو ایک خاص قسم کا روحانی کیف ملتا ہے۔ عموماً رات میں تقریباً عشاء کی نماز کے دو گھنٹے بعد یہاں نماز پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے کیونکہ اس وقت رش نسبتاً کم ہوتا ہے۔

ریاض الجنۃ ✿ ریاض الجنۃ سے مراد جنت کا باغ ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔(صحیح البخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے“

اور صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔(صحیح البخاری)

”میرا منبر قیامت کے روز میرے حوض پر ہوگا“

اور طبرانی کی روایت میں ہے۔

مَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَبَیْنَ بَیْتِ عَائِشَۃَ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

”میرے منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک ہے“

اور مسند بزار کے الفاظ یہ ہیں

مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

طبرانی اور مسند بزار کے الفاظ کو صحیح کی روایات کے ساتھ ملا کر یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ ان احادیث میں بیت سے مراد صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے۔

عربی میں ریاض باغ کو کہتے ہیں۔ روضہ اقدس ﷺ کی مغربی (سرہانے) دیوار سے متصل محراب نبوی شریف تک کا ایک چھوٹا سا قطعہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ یہ دراصل وہ خطہ ہے جس نے رسول پاک ﷺ کی زندگی میں سب سے زیادہ مرتبہ آپ ﷺ کے قدمین مبارک کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کی۔ ہر روز آپ ﷺ کم ازکم پانچ بار نماز کی امامت کرنے کے لئے حجرہ بی بی عائشہ صدیقہ (اب روضہ رسول ﷺ) سے تشریف لا کر اس قطعہ پر چلتے ہوئے مصلیٰ مبارک تک پہنچا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو بار بار اپنے محبوب کے پیروں تلے آنے والے اس خطہ سے اتنی محبت ہے کہ اسے جنت کا باغ قرار دیا۔ مسجد نبوی شریف کا یہ ٹکڑا اس وقت حاجیوں اور زائرین کی توجہ مرکز بنا رہتا ہے۔ ہر حاجی یا زائر کی خواہش ہوتی ہے کہ یہاں نماز فرض یا کم ازکم نماز نفل ادا کر کے جنت کے باغ میں نماز ادا کرنے کا اعزاز حاصل کرے۔ ریاض الجنتہ چونکہ پوری مسجد نبوی کا سب سے متبرک حصہ ہے لہٰذا اس کی تزئین و آرائش بالکل مختلف انداز میں کی گئی ہے تاکہ زائرین کو اس حصہ کو شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ پوری مسجد نبوی کا فرش نہایت دیدۂ زیب لال قالینوں سے مزین ہے جبکہ ریاض الجنتہ میں سبز پھولوں والے سفید قالین بچھے ہوئے ہیں جو ریاض الجنتہ یا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری دور کی اصل مسجد شریف کی

نشاندہی کرتے ہیں اور اس خطہ کے تمام ستون بھی پوری مسجد میں موجود ستونوں سے قطعی مختلف ہیں۔
پوری مسجد نبوی میں خوبصورت میرون رنگ کے ستون بنائے گئے ہیں جبکہ ریاض الجنتہ میں موجود ستونوں کا رنگ سفید اور اس کے درمیان سنہری پٹیاں لگی ہیں۔ اگر ریاض الجنتہ کے ستونوں کو غور سے دیکھا جائے تو اس میں دو قسم کے ستون ہیں سفید اور سنہری ستون اصل مسجد نبوی کے اندرونی حصے کی نشاندہی کرتی ہے جبکہ سارے سفید ستون اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری دور میں یہ حصہ مسجد کے صحن کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔
ریاض الجنتہ مسجد نبوی کا نہایت ہی متبرک ٹکڑا ہے اور اس خطہ میں مصلیٰ رسول ﷺ، منبر رسول ﷺ، چبوترہ صفہ، محراب تہجد اور چھ انتہائی تاریخی ستون قائم ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس مقام پر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے وہ مقام روز قیامت اللہ کی بارگاہ میں اس بندے کے لئے گواہ بن کر آئے گی اور کہے گی میں گواہی دیتی ہوں کہ اس بندے نے میری خاک پر تیری بندگی کرتے ہوئے اپنی جبیں جھکائی تھی اور اگر اس عظیم الشان گواہی کا ذمہ دار عام قطعہ ارضی کے بجائے ریاض الجنتہ کے سنگریزے بن جائیں تو بخشش کا معاملہ شک وشبہ سے نکل کر یقین کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی اس عظمت کے باعث ریاض الجنتہ میں نمازیں ادا کرنے کی بے حد فضیلت ہے اور یہاں ہر وقت فرزندانِ توحید کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ آیئے ہم سب بھی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں کہ اے اللہ تو اپنے حبیب سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو بار بار ریاض الجنتہ کے دیدار کا موقع عطا فرما۔ آمین!
گذشتہ شب پیر شریف ۷ ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ فقیر مدینہ منورہ میں تھا، حجاج کرام مکہ مکرمہ جا چکے ہیں، بہت کم حجاج مدینہ منورہ میں ہیں، حرم نبوی شریف قدیم حصہ (ترکی) خالی ہے خوش قسمتی سے ریاض الجنۃ شریف میں بھی نوافل پڑھنے کے لیے جگہ وسیع ہے فقیر نے جی بھر کر وہاں نوافل بھی پڑھے اور مختلف ستونوں کے ساتھ بیٹھ کر درود شریف کی سعادت حاصل کرتا رہا، بھائیوں بچوں کے علاوہ احباب بھی یاد آتے رہے کہ کاش آج وہ دوست بھی مدینہ منورہ میں ہوتے، ریاض الجنۃ شریف کی سبز قالین خالی ہیں جہاں چاہتے نوافل پڑھتے، ان شاءاللہ تعالیٰ ضرور حاضری ہوگی۔ (محمد فیاض اویسی رضوی)

چبوترہ صفہ

مسجد نبوی میں اگر باب جبرائیل سے داخل ہوں تو چند گز کے فاصلے پر دو متوازی چبوترے نظر آتے ہیں جس میں ایک بائیں ہاتھ پر روضہ اقدس ﷺ کی پچھلی دیوار سے متصل ہے جبکہ دوسرا اس کے بالکل متوازی داہنے ہاتھ پر ہے۔ یہ داہنے ہاتھ والا چبوترہ بائیں ہاتھ والے چبوترے سے قدرے بڑا اور اونچا ہے اور اس کے گرد سنہری ریلنگ (جالی) لگی ہوئی ہے۔ اسی

مقام کو اسلامی تاریخ میں صفہ چبوترے کا نام سے یاد کیا جاتا ہے۔عربی میں صفہ درحقیقت چبوترے کو کہتے ہیں۔گذشتہ اتوار ۱۳ ذوالحجہ کو صبح ۲ سے ۳ بجے کے درمیان فقیر کو چبوترہ صفہ کے غربی کونے آغوات شریف (خدام خواص حجرہ مبارکہ) کے کمرہ قریب درود پاک پڑھنے کی سعادت حاصل رہی، بہت سارے احباب کے نام لیکر دعا کی، پھر جملہ احباب کے لیے حاضری کی التجاء کی **الحمدللہ علی ذلک**

سلام بحضور سیّد الانام علیہ التحیۃ والسلام

مواجہہ اقدس کے سامنے کھڑے ہوکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں نرم آواز سے سلام پڑھیں۔سلام ہدیہ محبت ہے آپ کو جس طرح بھی پیش کرنا ہو کریں لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جس کریم کی بارگاہ میں آپ سلام کا ہدیہ محبت پیش کررہے ہیں اس کے احسانات،قربانیاں جو آپ پر ہیں ان کو یاد کریں اور ان کے مقابلے میں اپنے علم اور گذشتہ زندگی کو یاد کریں اور دل سے توبہ، احساسِ ندامت اور آئندہ کے لئے کامل اطاعت کے جذبے کے ساتھ درود و سلام پیش کریں یا پھر یہ درود بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں

یا پھر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ سَیِّدِنَا یَارَسُوْلُ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

سیّدنا رسول ﷺ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

یہاں ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔

خبردار خبردار؟؟؟

جب نبی کریم ﷺ کے سامنے مواجہہ اقدس پر سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ میں اپنے آقا و مولا ﷺ کے حضور حاضر ہوں ان توجہ میری طرف ہے انہیں سلام عرض کررہا ہوں وہ میرے سلام کا جواب عطا فرمارہے ہیں۔آپ کا دھیان اِدھر اُدھر نہیں ہونا چاہیے،فوٹو بازی سے پرہیز کریں یہ آپ کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ بہت سارے نادان مواجہہ اقدس کے سامنے فوٹو بازی کی حرکت میں مشغول ہوتے ہیں ان کی ساری توجہ فوٹو بنانے اور بنوانے کی طرف ہوتی ہے یہ کتنی بدبختی ہے کہ لجپال کریم آقا ﷺ کی توجہ غلام کی طرف ہو اور نادان غلام فوٹو بنوانے کی

طرف متوجہ ہو خبر دار یہاں کی ذراسی بے ادبی دو جہانوں میں محرومی کا سبب بن سکتی ہے۔

آہ!!! مسلک امام احمد رضا کا عظیم سپاہی چلا گیا

اس سال (۱۴۳۶ھ) ذوالحجہ میں حج سے قبل اور بعد قدمین شریفین والا حصہ بند رہا، باب جبریل سے شرطے اندر نہیں آنے دیتے اور مقام تہجد واصحاب صفہ کی طرف سے سفید پردے لگے رہے، آج ۱۹ ذوالحجہ (3-10-2015) ہفتہ فقیر نے نماز عصر مسجد نبوی شریف کے محرابِ عثمانی کے سامنے (ترکی حصہ) میں ادا کر کے دیکھا تو عشاق قدمین شریفین کی طرف جا رہے ہیں فقیر نے موقعہ غنیمت جانا، چلتے چلتے وہاں پہنچا جہاں سیّد الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام سر نیاز جھکائے حاضرین کو بہت ہی آہستگی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ

''ذراسی بے ادبی کی عمر بھر کا سرمایہ گیا''

نظریں درِ محبوب کریم ﷺ پر جمائے درود شریف کا ورد شروع کیا ہی تھا کہ محترم محمد عرفان المدنی نے اطلاع دی کہ نباضِ قوم پاسبانِ مسلکِ رضا الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (گوجرانوالہ) کا وصال ہو گیا ہے بس یہ خبر سنتے ہی آنکھ پرنم دل پرغم کے ساتھ انہی کی طرف سے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود وسلام کا پیش کرنا شروع کر دیا ان کے دینی کارہائے نمایاں یاد آتے رہے۔ وہ اک مخلص عظیم عالم دین تھے، سنت مصطفیٰ ﷺ کے پیکر تھے، حق گوئی و بے باکی ان کا شیوہ تھا، وہ اعلاء کلمۃ الحق میں اپنی مثال آپ تھے، شرع شریف کے خلاف کوئی عمل دیکھتے تو برملا اظہار فرما دیتے، وہ اپنی تعریف پر کبھی خوش نہیں ہوتے اور کسی کی طرف سے تنقید پر کبھی انہیں رنجیدہ نہیں دیکھا، اللہ کے لئے دوستی اور اللہ ہی کی رضا کے لئے دشمنی کے اصول پر وہ زندگی بھر قائم رہے، اس اصول پر انہوں نے کبھی کوئی سودہ بازی نہیں کی، اس پر انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں، اپنوں و بیگانوں کے طعنے بھی سہنے پڑے مگر اپنے مرشد پیشوا سیّدی امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے اس خوبصورت شعر کی عملی تصویر تھے کہ

انہیں مانا انہیں جانا نہ رکھا غیر سے کام　　　　للہ الحمد کہ دنیا سے مسلمان گیا

شب اتوار صبح بوقت تہجد فقیر کو برادر محترم الحاج علامہ مفتی محمد داؤد رضوی صاحب کا فون نمبر کہیں سے ملا تو بابِ جبریل کے باہر گنبد خضریٰ شریف کے سائے میں ان سے تعزیت کی، انہیں بتایا کہ آپ کے والد گرامی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر ہمیں مدینہ منورہ میں ملی ہے، یہاں بے شمار ان کے چاہنے والوں نے ان کے لئے نوافل، درود وسلام، فاتحہ، قرآن خوانی کر رہے ہیں۔ احباب نے بتایا گوجرانوالہ اسٹیڈیم میں ان کا جنازہ ادا کیا گیا مخلوق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، اسٹیڈیم کے اندر اور

باہر تا حد نگاہ موجود لاکھوں اہلِ اسلام نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ گوجرنوالہ کی تاریخ میں بہت بڑا جنازہ تھا۔(غمزدہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدینہ منورہ)

غازی ممتاز حسین قادری کے خلاف سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تو؟؟؟؟

الحمدللہ فقیر آج کل مدینہ منورہ کی پرکیف ہواؤں اور پرنور فضاؤں میں بہت ہی خوش وخرم ہے۔ ۱۶ اکتوبر کو جب غازی ملت عاشق رسول ملک ممتاز حسین قادری کے خلاف سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تو مدینہ منورہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہزاروں عشاق حجاج کرام کو بہت غمزدہ پایا۔ پاکستان کے بے غیرت جج آصف کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کئی حاجیوں کو بددعائیں دیتے ہوئے پایا، ڈھیروں حجاج کرام بہت جذباتی تھے بہت سے اہل محبت کو یہ کہتے پایا کہ اس طرح کے بے شمار کیس سپریم کورٹ میں پڑے ہیں مگر ممتاز حسین قادری کے کیس کا فیصلہ اتنا جلدی کرنا یہود وہنود کی سازش ہے، خون لیگ کی موجودہ حکومت پر کڑی تنقید جاری رہی۔ آج شب جمعہ (10 اکتوبر) بعد نماز مغرب مدینہ منورہ گنبد خضریٰ شریف کے سامنے مسجد نبوی شریف کے باب مکہ کے باہر بہت سارے احباب جمع تھے تقریباً سب کا موضوع سخن سپریم کورٹ کی طرف سے ممتاز حسین قادری پر سزا موت کی بحالی ہی رہا ایک صاحب تو گویا ہوئے کہ جس جج نے یہ فیصلہ کیا اس کی موت عبرت ناک ہوگی مرنے کے بعد منہ دیکھنے کے قابل نہ ہوگا کیونکہ اس نے دشمنان اسلام کو خوش کرنے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس فیصلہ سے سخت ناراض ہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد ہزاروں جید علماء ومفتیان کرام نے اپنے مشترکہ اعلامیہ میں کہا کہ غازی ممتاز حسین قادری کی سزا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ ممتاز قادری کا فعل دہشت گردی کے زمرے میں نہیں آتا بلکہ یہ مخصوص حالات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایک باب ہے۔ ممتاز قادری کا مقدمہ وفاقی شرعی عدالت میں چلایا جائے، اسلام دشمن قوتیں ان کو سزا دلوانے پر تلی ہوئی ہیں اور غازی ممتاز حسین قادری کی قید میں طوالت انکی خوشی کا باعث بن رہی ہے۔ اس لئے قرآن وسنت کی روشنی میں انہیں فی الفور رہا کیا جائے اور اس سلسلہ میں کوئی دباؤ قبول نہ کیا جائے۔ ممتاز قادری کی رہائی پوری قوم کا مطالبہ ہے۔ ریاض الجنۃ اور قدمین شریفین میں غازی ممتاز حسین قادری کی رہائی کے لیے بہت دعائیں مانگی جارہی ہیں۔ (محمد فیاض اویسی مدینہ منورہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ شب جمعہ)

سالانہ عرس مبارک خواجہ اویس قرنی

سلسلہ اویسیہ کے آپ پیرانِ پیر ہیں۔ان کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ملک کی ممتاز دینی درسگاہ ’’دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور‘‘ میں بڑی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔جس میں ملک بھر سے روحانی خانوادوں کے سجادگان، ممتاز علماء کرام، معروف دانشور، عظیم مذہبی اسکالر شریک ہوکر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مقالہ جات پیش کرتے ہیں۔اس عرس شریف کا آغاز مفسر اعظم پاکستان، حافظ قرآن، حافظ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ نے کرایا۔

آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے جس میں ملک بھر سے ان کے مریدین، تلامذہ، سلسلہ اویسیہ کے منسلکین عرس مبارک کی تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔اس سال یہ عرس ۱۰ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ خصوصی خطاب کے لئے حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے خلیفہ مجاز حضرت علامہ مفتی سیّد پیر محمد عارف شاہ اویسی، ہدیہ نعت شریف کے لیے عالمی شہرت یافتہ حضوری ثناء خوان الحاج محمد اویس رضا قادری (باب المدینہ کراچی) شریک سعادت ہوئے۔

یوم رضا

۱۵ صفر المظفر کو مزار حضور فیض ملت محدث بہاولپوری علیہ الرحمہ پر سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کی یاد میں یوم رضا کی تقریب ہوگی، شرکت کی دعوت ہے۔(ادارہ)

یکصد خصوصیات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ رسالہ حضور فیضِ ملت، مفسر اعظم پاکستان، الحاج الحافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ کا ہے جس میں امیر المؤمنین سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک سو خصوصیات لکھی گئی ہیں۔یہ رسالہ تحریک اتحادِ اہلسنّت باب المدینہ (کراچی) نے شائع کیا ہے خواہش مند حضرات حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

جناب محمد طاہر ترابی صاحب 03132162433

نئے سال ۱۴۳۷ ہجری کا چاند

آج مدینہ منورہ میں ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ (12-10-2015) اذان مغرب فقیر نے مسجد نبوی شریف کے باب بلال میں سنی۔ الحمدللہ ترستی نگاہیں گنبد خضریٰ شریف کے پرنور نظارے سے خوب ٹھنڈی ہو رہی ہیں یہ بھینی بھینی سہانی ٹھنڈک قلب وجگر میں محسوس ہو رہی ہے پورا جسم اس ٹھنڈک سے تروتازہ ہے۔ یہ لمحہ اپنے گذشتہ سال (۱۴۳۶ھ) کی حزین وحسین یادیں چھوڑ کر نئے سال ۱۴۳۷ھ میں داخل ہو چکا ہے ہم کتنے خوش بخت ہیں کہ زندگی کے ایک سال کا اختتام اور نئے سال کا آغاز محبوب کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے قدموں میں کر رہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ

الٰہی مدینہ مقام ہو جائے   درِ رسول پہ قصہ تمام ہو جائے

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)